© rasailojaraid.com

شذرات

دنیا میں جس قدر ہدایت ہے، اس کی تصدیق قرآن کرتا ہے: وانزل التوراۃ الخ (ان ہدایات کے بعد) اللہ تعالیٰ نے تورات و انجیل نازل کیں، مگر ان کی تعلیم لوگوں کو اس قدر مطمئن نہ کر سکی جس قدر قرآن کی تعلیم نے کیا۔ من قبل ھدی للناس پہلی کتابیں بھی دنیا کی ہدایت کے لئے آئیں۔ موسیٰ علیہ السلام بھی تمام دنیا کی ہدایت کیلئے آئے، مگر ان کی قوم آپس میں کٹ گئی، اس لئے وہ کامیاب نہ ہوسکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عظیم الشان مقصد میں کامیاب نکلے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ پہلے نبی اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے اور میں تمام لوگوں کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی انبیاء بھی اس مشن کو لے کر آئے، مگر ان کی کامیابی ان کی قوم تک محدود تھی اور آپ کی کامیابی مکمل کامیابی تھی (وھذا مثل قولہ ھدی للمتقین) وانزل الفرقان فرقان اس سمجھ کا نام ہے جس سے (۱) قانون کا مشتبہ حصہ معین کر سکے (۲) قانون سے جو باہر چیز ہو اس کا صحیح حل نکال سکیں (۳) قوم کو اس صحیح حل پر راضی کر سکیں، مگر دھوکہ سے نہیں، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اصحابؓ میں اختلاف رائے ہوگیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جو کہے آپ ﷺ وفات پا گئے ہیں، اس کی گردن اڑادوں گا تو حضرت ابوبکرؓ نے خطبہ میں سمجھا دیا۔ غرض پہلی امتوں میں جس امت کو کتاب دی گئی، اسے فرقان یعنی یہ سمجھ بھی دی گئی کہ کتاب کو طوطے کی طرح نہ پڑھیں، بلکہ فرقان سے اس پر غور و خوض بھی کر سکیں۔ مسلمانوں نے آج کل قرآن پر غور و خوض کرنا چھوڑ دیا ہے، صرف طوطے کی طرح پڑھنا رہ گیا ہے۔ تمام دنیا کی مشترکہ حقانیت قرآن میں ہے، اس کی تعلیم کی پیروی سے جو طبیعتوں میں انقلاب عظیم پیدا ہوتا ہے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دکنی جماعت پر کامیاب ہوتے ہیں۔ جنگ بدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک نشانی تھی اور حضرت یسوع کی پیشین گوئی کی صداقت کا پورا ہونا تھا جو عرب کی زمین کے متعلق کہہ گئے تھے۔ عرب کی زمین کے لوگ پیاسے کے پاس پانی لینے کیلئے آئے، انہوں نے اپنی روٹی سے اسے روکا جو ہجرت کرنے لگا تھا، کیونکہ وہ (مہاجرینؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت ابوبکرؓ) تلواروں سے بھاگے تلواریں جو کھینچی ہوئی تھیں اور کمانوں سے جو کھینچی ہوئی تھیں اور جنگ کی سختیوں اور تکلیفوں سے اس طرح خداوند نے کہا ہے کہ اس ہجرت کے ایک سال اندر قیدار کی شان و شوکت برباد ہوجائے گی اور تیر اندازوں کی بقیہ جماعت اور قیدار کے نامور آدمیوں کی اولاد تباہ ہوجائے گی۔

تاریخ کے اوراق پر صرف ایک ہی ہستی ہے جس کی فراری ایک بہت نامور واقعہ ہوگیا ہے۔ جسے ہجرت کا سال کہتے ہیں۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو اپنے ایک وفادار رفیق کے ہمراہ محاصروں کی کھینچی ہوئی تلواروں سے بھاگے، جبکہ ان کے مکان کا محاصرہ کیا ہوا تھا، اس ہجرت کے ایک سال بعد جنگ بدر میں قیدار (قریش) کی شان و شوکت برباد ہوئی، جنگ بدر ہجرت کے دوسرے سال ہوئی۔ خاص طور پر یہود و نصاریٰ کی توجہ اس واقعہ کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے اور اس واقعہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو بخوبی سمجھ سکتے، کیونکہ قرآن اور تورات کی پیشن گوئیاں برابر ان کی صداقت سے پوری ہورہی تھیں۔ ہجرت کا دوسرا سال جس سے مسلمانوں کا سنہ شروع ہوتا، ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ قیدار کی شان و شوکت تباہ ہوگئی۔

© rasailojaraid.com